داڑھی کی برکتیں

اور اسکی شرعی حیثیت

مؤلف
حافظ حسن محمود محمدی سیفی

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور
0321-8401546
042-36686205

سبحان من زين الرجال باللحى وزين النساء بالذوائب

پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو
زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے

داڑھی کی برکتیں
اور اسکی
شرعی حیثیت

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور
0321-8401546
042-36686205

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... داڑھی کی برکتیں اور اسکی شرعی حیثیت

بفیضان نظر .... حضرت مجدد ملت، قیوم زمان پیر طریقت سید نا و مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف و مدون .... حافظ حسن محمود محمدی سیفی

نظر ثانی .... مولانا غلام حسین سیفی نقشبندی

اشاعت .... دوم (جون 2013ء)

تعداد 1100

ہدیہ 45روپے

ناشر .... مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

ملنے کے پتے

☆ جامعہ سیفیہ، فقیر آباد (لکھوڈیر) لاہور

☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ، حسین ٹاؤن، راوی ریان لاہور

☆ پیر طریقت صوفی گلزار احمد سیفی، بابا فرید کالونی، جیل روڈ، چنگی امر سدھو لاہور

☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات الاسلام، بادشاہی روڈ، ادھووال کلاں، گجرات

☆ پیر طریقت صوفی محمد منشاء عابدی سیفی، چک نمبر R.17/1 ضلع اوکاڑہ۔

☆ پیر طریت پروفیسر میاں مشتاق احمد عابدی سیفی، علیم ٹاؤن، رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

انتساب

اس تالیف کو اپنے والی نعمت مرشد اکمل غوث جہاں شیخ المشائخ شہنشاہ طریقت رہبر شریعت حضرت **میاں محمد حنفی سیفی** کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔

جن کی تربیت اور نگاہ کرم سے یہ ذرہ ناچیز اس تالیف کے قابل ہوا

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

بندہ عاجز

حافظ حسن محمود محمدی سیفی

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

تقریظ

(شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا غلام حسین سیفی نقشبندی)
مدرس جامعہ اسلامیہ خیر المعاد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین داڑھی کی برکتیں اور اسکی شرعی حیثیت کے بارے میں عزیز القدر فاضل نوجوان علامہ حافظ حسن محمود محمدی سیفی مدظلہ العالی کا مقالہ ملاحظہ کیا جو ترویج اشاعت وسنت کے سلسلہ میں ایک اہم کاوش ہے۔ دعا ہے اللہ جل مجدہ فاضل عزیز محترم کو مزید اس سلسلہ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ آجمین

دور جدید میں آج کل ہر طرف علم و فضل کی روشنی کا دور دورہ ہے ہر جگہ علم کی کرنیں دکھائی دیتی ہیں لیکن حضور کی سنت مبارکہ سے دوری ہے حضور کے بتائے ہوئے طریقے کو ہم چھوڑ چکے ہیں انہی میں سے ایک سنت مبارکہ داڑھی مبارکہ ہے۔

داڑھی رکھنا تمام انبیائے کرام (علیہ السلام) اور ہمارے پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی نہایت پیاری سنت مبارکہ ہے۔

داڑھی رکھنے اور داڑھی بڑھانے کے بارے میں حضور نے بہت سی تاکیدیں فرمائی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں اور جنگل کے اکیلے سوار پر یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کرے حضور نے فرمایا جو میری سنت سے اعراض کرے اس سے میرا کوئی تعلق نہیں (امام احمد)۔

اور جو میری سنت کو اختیار کرے وہ میرا ہے (ابن عساکر)۔

(من ضيع سنتي حرمت عليه شفاعتي) یعنی جس نے میری سنت کو ضائع کیا اس کیلئے میری شفاعت حرام ہے۔

سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ کی ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی داڑھی مبارک چوڑی سینہ بھرے ہوئے تھی (احیاء العلوم)۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (من ترک سنتی لم ینل شفاعتی) (توضیح وتلویح) جو میری سنتوں کو چھوڑے گا اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی

ایک اور حدیث مبارکہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(من رغب عن سنتي فليس مني)

جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں اور میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرمان عالیشان کو پڑھو اور کچھ سمجھنے کی کوشش کرو جو حضور کی سنتوں پر عمل نہیں کرتا یعنی داڑھی وغیرہ نہیں رکھتا دیگر سنتوں پر عمل نہیں کرتا اور انکو زندہ کرنے میں کوتاہی کرتا ہے اس سے حضور اقدس اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن اسکی شفاعت بھی نہیں ہوگی۔

تو جو بدنصیب حضور کی سنت مبارکہ کا مذاق اڑائے حضور کی سنت مبارکہ سے

نفرت کرے تو ایسے شخص کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور اسکے ایمان کے کمزور ہونے میں کوئی شک تردد باقی نہیں رہتا جو آدمی اس طرح کے کام کرتا ہے آج کل کے دور میں جہاں حضور ﷺ کی اس سنت مبارکہ یعنی داڑھی مبارکہ کو عیب سمجھا جاتا ہے وہاں حضور کی اس سنت مبارکہ کا مذاق بھی اڑایا جاتا ہے ۔اور بہت کم علم لوگ مذاق اڑاتے ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی نوجوان داڑھی مبارکہ کو چہرے پہ سجا لیتا ہے تو لوگ اسے عیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کا جگہ جگہ مذاق اڑایا جاتا ہے ۔اور اس سنت کو سجانے پر طعنے دیئے جاتے ہیں کہ تم نے یہ کیا کیا ابھی تو تمہاری بہت عمر پڑی ہے آخری عمر میں داڑھی رکھ لیتے ابھی تو تم نے بہت سے کام کرنے ہیں تمہیں ضرورت ہی کیا تھی ۔

یاد رکھیئے جو شخص جو حضور کا امتی ان حالات میں اگر حضور کی سنت مبارکہ کو چہرے پہ سجا لیتا ہے تو اس جیسا کوئی دوسرا نہیں حضور کی حدیث مبارکہ ہے جو شخص میری ایک سنت کو زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکو 100 شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(کیمیائے سعادت) میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے۔

(سبحان من زین الرجال باللحی و زین النساء با الذوائب)

(پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے)

داڑھی منڈانے کی لعنت سب سے پہلے قوم لوط میں آئی ان کے (امردوں) خوبصورت لڑکوں کی جب داڑھیاں نکل آتی تھیں تو امرد ہی رہنے کی غرض سے وہ داڑھیاں منڈوایا کرتے تھے آخر کار جب ان کے گندے کام بڑھتے چلے گئے تو اللہ رب العزت نے اپنا قہر وغضب ان پر نازل کردیا۔ پوری کی پوری بستی قہر الٰہی کے عذاب کا شکار ہوگئی اور پوری کی پوری بستی کو صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان ہے کہ:۔

(ولوطا اتینه حکما و علما و نجینه من القریته التی کانت تعمل الخبائث انهم کانوا قوم سوء فسقین)

(ترجمہ: اور لوط علیہ السلام کو ہم نے حکومت دی اور علم دیا اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ برے لوگ بے حکم تھے (کنزالایمان)۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس برے کاموں کی وجہ سے قوم لوط ہلاک کی گئی جن میں سے ایک لواطت مرد سے بدفعلی ہے اور شراب پینا ہے۔ اور

داڑھی منڈانا ہے اور مونچھیں بڑھانا بھی ہے۔ (در منثور) اب آپ ذرا غور فرمائیں کہ قوم لوط کی تباہی اور بربادی کس طرح ہوئی اس نافرمان قوم پر کس طرح آسمان سے پتھر برسائے گے ہر پتھر پر ہر شخص کا نام لکھا تھا جس کے اوپر وہ پتھر لگتا وہ وہیں کا وہیں ڈھیر ہو کے رہ جاتا تھا حتیٰ کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے جب یہ منظر دیکھا تو اس کے منہ سے صرف اتنا نکلا کہ ہائے میری قوم تو اس کے بھی پتھر آ لگا اور وہ بھی وہیں ڈھیر ہو گئی۔ دوستوں اللہ رب العزت کی بارگاہ سے معافی مانگو اور حضور کی پیاری سی پیاری سنت مبارکہ کو اپنے چہرے پہ سجالو اسی میں ہماری بھلائی ہے اور اسی میں ہمارے لئے ہدایت ہے۔ تمام انبیاء علیھم السلام نے داڑھی مبارک رکھی اور پچھلے زمانے کے سارے لوگ عام طور پر داڑھی رکھا کرتے تھے اور وہ لوگ داڑھی منڈانے کترانے کو بہت ہی بڑا گناہ خیال کرتے تھے بلکہ اگر کسی کی خلقتہ (یعنی قدرتی طور پر (داڑھی نہ اُگتی تو اس کو بہت ہی معیوب سمجھا جاتا تھا اور وہ اس پر بے حد افسوس کا اظہار کرتا تھا لیکن آج اس کے برعکس ہوتا ہے۔

روح میں سوز نہیں قلب میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

آقا مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھانے

دواور آتش پرستوں کی مخالفت کرو (صحیح بخاری)

(من تشبه بقوم فهو منهم) (ابوداؤد)

جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ اسی قوم سے ہے ایک اور مقام پر حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(من رضی عمل قوم کان شریک مَن عمل) (ابویعلیٰ)

جو کسی بری قوم کے برے عمل کو پسند کرے وہ اس برے عمل میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

داڑھی رکھنا صلاح و رشد کی علامت ہے عموماً داڑھی رکھنے والے ہر قوم میں وہی لوگ زیادہ تر ہوتے ہیں جن میں صلاح و رشد کے آثار اور وقار اور تمکین کے نشانات پائے جاتے ہیں اور وہی لوگ اس پر ثابت قدم رہتے ہیں اور ان میں اس چیز کی استقامت پائی جاتی ہے اور داڑھی رکھنا کسی خاص طبقہ کے ساتھ مخصوص نہیں اور داڑھی کو تو سنت مرسلین بھی کہا گیا ہے۔ کسی بھی ایک پیغمبر سے داڑھی منڈانا یا پست کرانا ثابت نہیں اور اس سنت کے عموم سے کوئی ایک نبی بھی مستثنیٰ نہیں ہے اس لیے داڑھی رکھنے کا عمل تعامل انبیاء سے ثابت شدہ ہو جاتا ہے جس سے اس کے لازم العمل ہونے کا ثبوت ہے بلکہ داڑھی رکھنے کا طریقہ کسی ایک ہی دین اور شریعت کا مسئلہ نہیں بلکہ کل شرائع و

مذاہب کا اجماعی طریقہ ہے۔رسول ﷺ نے فرمایا۔

(عشر من الفطرة ...قصر الشارب واحفا اللحية)(مسلم)

دس چیزیں فطرت سے ہیں بعض ان میں سے مونچھوں کا کاٹنا اور داڑھی کا بڑھانا بھی ہے اور داڑھی رکھنا تمام انبیاء علھم السلام کی بھی سنت ہے اور سنت خیرالانام بھی ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل) میں ایک روایت ہے کہ تمام انبیاء علھیم السلام کی سنت یہی ہے کہ وہ داڑھیاں رکھتے تھے اور مونچھوں کو کم کرواتے تھے تو آپ کے چہرے مبارک پر داڑھی تھی اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ داڑھی بڑھانا فطرت سے ہے اور حضور کی داڑھی مبارکہ گنجان تھی (بیہقی شریف) نے (شعب الایمان) میں ذکر کیا ہے۔

کہ داڑھی منڈانا بہت بڑھا گناہ ہے اور اس سے روکنا ضروری ہے اور داڑھی منڈانے والا سزا کا مستحق ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

(یاایھا الذین امنو لاتحلو شعائر اللّٰہ)

(ترجمہ: اے ایمان والو خدا کے شعائروں کو حلال نہ ٹھہراؤ)

شعار کہتے ہیں نشان اور علامت کو مقصد یہ ہے کہ جو چیز دین اسلام کا نشان ہو اس کا مٹانا بحکم قرآن کریم ناجائز اور حرام ہے داڑھی جو کہ اسلام کی ایک

بہت بڑی نشانی اور مسلمان ہونے کا ثبوت اور مسلمان ہونے کی پہچان ہے۔
لہذا اسکا کاٹنا ناجائز اور حرام ہے اور اسکو زائل کرنا مسلمانوں کیلئے حرام ہے
گذشتہ زمانے میں شریعت کے خلاف قدم اٹھانے والے حیرت کی نگاہوں
سے دیکھے جاتے تھے خلاف شرع امور پر انہیں جھجک محسوس ہوتی تھی مگر
چونکہ اب شیطانیت اور نفسانیت کا اس قدر غلبہ ہو چکا ہے اسی لیے اب
خلاف شرع کام کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی اور بعض لوگ تو
بڑے بڑھ چڑھ کر خلاف شرع کام کرتے ہیں تو انہیں بجائے ندامت کے
خوشی ہوتی ہے۔ اس لیے لوگ بڑے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے کچھ خوف
وحراس نہیں رکھتے بلکہ ضمیر اتنا مردہ ہو چکا ہے کہ شریعت کی نافرمانی کرتے
ہیں اور یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہمارے اس فعل سے اللہ اور اس کا رسول
ناراض ہوں گے یا راضی ہوں گے چونکہ داڑھی جو کہ اسلام کا ایک اہم فریضہ
ہے اس کو کاٹنے والے کوئی شرم وحجاب محسوس نہیں کرتے جبکہ داڑھی منڈانا
اور مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔ اللہ رب العزت جن سعادت مندوں کو یہ
توفیق عنایت فرماتا ہے وہ باوجود ضرورتمند ہونے کے داڑھی مونڈنے سے
بڑی صفائی سے انکار کر دیتے ہیں۔ عاجز کی ملاقات ایسے لوگوں سے بھی
ہوئی کہ انہیں نے اس معاملہ میں بڑی پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا

ئیلن داڑھی نہ مونڈنے کا جو عہد کیا تھا اسکو بڑھی خوبصورتی اور احسن طریقے سے نبھایا اور اس پر وہ ثابت قدم رہے۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:۔

(فرق مابینا و مابین المشرکین العمامۃ علی القلانس)

اسی وجہ سے داڑھی مونڈنا سب فقہائے کے نزدیک ناجائز اور حرام ہے امام اعظم ؒ ابو حنیفہ ؒ امام مالک ؒ امام شافعی ؒ اور امام احمد ؒ بن حنبل کا فتوی اسی پر ہے۔ داڑھی اور مونچھیں انسان کے چہرے کو مردانہ قوت استحکام اور کمال سیرت اور فردیت علامات اختیار بخشتی ہیں یہی تھوڑے سے بال ہیں جو مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز بناتے ہیں کیونکہ اس کے علاوہ بدن کے تمام بال مرد اور عورت دونوں مشترک ہیں عورتیں اپنے دلوں میں داڑھی اور مونچھوں کی بڑی قدر کرتی ہیں۔ اور باطن میں بھی بے ریش مردوں کی نسبت باریش مردوں کی زیادہ دلدادہ وہوتی ہیں اور بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی داڑھی اور مونچھیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں لیکن اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ فیشن کی غلام اور لباس کی ماتحت ہوا کرتی ہیں اور بدقسمتی سے آج کل کے دور میں داڑھی اور مونچھیں فیشن کی بارگاہ سے مردود ہو چکی ہیں اور اس سنت کو آج ہم بدقسمتی سے چھوڑ چکے ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام بھی داڑھی رکھتے

تھے اور آپکی امت پر یہ فرض کر دیا گیا تھا مگر جب قوم لوط نے داڑھیاں منڈانا شروع کیں تو آپ نے بہت منع کیا لیکن جب وہ باز نہ آئے تو ان کی بستیاں الٹ دی گئیں اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ چنانچہ ایک مرسل روایت میں ہے کہ لوطیوں کی بستیاں الٹ دینے کے اسباب جو پیدا ہوئے تھے ان میں داڑھی کا مونڈنا اور مونچھوں کا بڑھانا تھا (ابن عساکر)

دنیا کی تمام قوموں میں خواہ وہ کسی بھی مذہب وملت سے تعلق رکھتی ہوں ان میں داڑھی رکھنے کا رواج چلا آرہا ہے گو ان میں ایسے طبقات بھی ہیں جو داڑھی نہیں رکھتے اور داڑھی رکھنے والوں پر ملامت بھی کرتے ہیں مگر ان کے وجود سے قوم کی اس عمومی خواہش کی عمومیت پر کوئی اثر نہیں پڑھ سکتا کیونکہ داڑھی نہ رکھنے والے ایک ایسی چیز کو زائل کر دیتے ہیں جس کی ان سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں لیکن رکھنے والے آئی ہوئی کو برقرار رکھتے ہیں اس لیے ان پر یہ عائد ہی نہیں ہوتا کہ وہ اسکو برقرار نہ رکھیں داڑھی رکھنے والے داڑھی رکھ کر مثبت پہلو پر قائم ہیں جو وجود ہے اور نہ رکھنے والے اسے مٹا کر منفی پہلو پر ہیں جو عدمی ہے اور ظاہر ہے کہ اسی قوم کی زندگی اور اس کا حقیقی وجود مثبت افعال سے ہی پہچانا جاتا ہے نہ کہ منفی پہلوؤں سے ہر قوم میں حقیقتاً قوم کہلانے کا مستحق وہی ہے جو داڑھی کو نیست و نابود کر دینے

سے نفرت کرتا ہے۔اس لیے یہ حصہ قوم کہلائے گا جو اس شعار انسانیت کو مٹائے ہوئے نہیں ہے۔صاحب تبین الحقائق فرماتے ہیں۔

(لاتا خذ من اللحية شيئا لانه مثلة)

اپنی داڑھی کے کسی بال کو نہ منڈوایئے اور نہ ترشوایئے کیونکہ یہ مثلہ ہے اور مثلہ کے حضورؐ نے فرمایا کہ کافروں سے جہاد کرو غنیمت کا مال مت چراؤ اور مثلہ مت کرو (مسلم)

(عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنهما قالت قال رسول الله ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب و اعضا اللحية الحديث رواه ابو دائود و عزام فی رسالته فی حکم اللحية فی الاسلام صفحه نمبر ۸ للشيخ محمد الحامد الشافعی الیٰ مُسلم و احمد و الترمذی والنسائی وابن ماجة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں جن میں سے مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا ذکر فرمایا ہے۔یہ جملہ انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام کی سنتوں سے ہے جن کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔یہ اشارہ قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کی طرف ہے جس میں اوپر سے انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام کے

اسمائے گرامی ذکر کرنے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ یہ حضرات ایسے تھے جن کو اللہ رب العزت نے ہدایت عطا فرمائی تھی سو آپ بھی انہیں کے طریقے پر چلئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں۔

(قال رسول اللہ ﷺ من فطرۃ الاسلام اخذ الشارب و اعفا اللحی فان المجوس تعفی الشوار بھا وتعفی لحا ھا تخا لفوھم خذو شوار بکم واعفو لحاکم)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی فطرت سے مونچھوں کا کٹوانا ہے اور داڑھی کا بڑھانا ہے اس لیے کہ مجوسی لوگ اپنی مونچھوں کو بڑھاتے ہیں اور داڑھی کو کٹواتے ہیں لہذا تم انکی مخالفت کرو مونچھوں کو کٹوایا کرو اور داڑھی کو بڑھایا کرو۔

حضور سید عالم ؐ نے لعنت فرمائی زنانہ، مردوں اور عورتوں پر جو کہ مردوں کی شکل اختیار کریں فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو (ابوداؤد ترمذی)

حضور ؐ نے فرمایا کہ جو مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم سے نہیں (ترمذی ونسائی)

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدنی تاجدار کے فرمان عالیشان کا

مقصد اس سنت کے تارک کو خوف دلانا ہے کہ اسکو موت ملت اسلام پر نہ ہو گی
حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ فیض گنجینہ ﷺ نے فرمایا کہ موچھیں اور ناخن کاٹنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (مسلم)

(عن یزید الفارسی و کان یکتب المصاحف قال رائیت النبی صلی اله علیه وسلم فی المنام زمن ابن عباس فقلت لابن عباس انی رائیت رسول اللّٰه ﷺ کا کان یقول ان الشیطان لایستطیع ان یتشبه بی فمن رانی فی النوم فقدرانی هل تستطیع ان تنعت هذالرجل الذی را یته فی النوم قال نعم انعت لک رجله بین الرجلین جسمه ولحمه اسم الی البیاض اکحل العینین حسن الضحک حمیل دوائر الوجه قدملاء ت لحیته مابین هذه الی هذه و قدملاء ت نحره قال عوف ولاادری نحره قال عوف ولا ادری ماکان مع هذا النعت فقال ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه لورایته فی الیقظته مااستطعت ان تنعت فوق هذا)(ترمذی فی الشمائل صفحه نمبر ۳۰)

ترجمہ: حضرت یزید فارسی جو کہ مصاحف لکھا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے زمانے میں جناب رسول اللہ کو خواب میں

دیکھا تو میں نے ابن عباسؓ سے ذکر کیا کہ میں نے جناب رسول اللہؐ
کوخواب میں دیکھا ہےتو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے
کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا اس لیے جس شخص نے بھی مجھ کوخواب
میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا آپ حلیہ بیان کر سکتے ہو
میں نے کہا میں نے کہا ہاں وہ متوسط بدن اور قامت کے تھے گندم گوں
سفیدی مائل سرگیں آنکھوں والے اچھا ہنسنے والے چہرہ کے خوب صورت
دائروں والے ان کی داڑھی نے یہاں سے یہاں تک (دائیں سے بائیں
تک) کہ حصہ کو بھر دیا ہے اور سینہ کو بھر دیا ہوا ہے پہلے داڑھی کی چوڑائی اور
دوسرے میں لمبائی بتائی ہے (راوی عوف نے کہا کہ اس کے علاوہ جو چیزیں
حلیہ مبارک کی ذکر تھی ان کو میں اس وقت نہیں جانتا (یعنی بھول گیا) تو
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم جناب رسول اللہ کو جاگتے ہوئے
دیکھتے تو اس سے زیادہ بیان نہ کر سکتے) یہ روایت صاف طور پر بتلا رہی ہے
کہ جناب رسول اللہ کی داڑھی مبارکہ لامبی اور چوڑی اتنی تھی کہ سینہ مبارک
کی لمبائی اور چوڑائی کو اس نے ڈھانپ رکھا تھا۔

کچھ لوگ کم عقلی کی وجہ سے اور کم فہمی کی بنا پر داڑھی رکھنے والوں کو ذلت کی
نگاہ اور رسوائی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حقارت سے دیکھتے ہیں اور ان سے

تمسخر اور استہزا کرتے ہیں استہزا اس وجہ سے کہ وہ ایک نبی کی سنت پر عمل کر رہا ہے اس لیے اس سے تمسخر کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں ان کا ایمان پر ثابت قدم رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جو شریعت سے تمسخر اور استہزا کرتا ہے وہ شریعت کی حدود سے باہر ہو جاتا ہے۔

(وَالاسْتِهانَة وَالِاسْتِهزاء عَلَى الشَّرِيْعَةِ كُفُر) شریعت کو حقیر سمجھنا اور استہزا کرنا کفر ہے۔(وَالاِسْتِهزاء عَلى السنة كُفُر) اور سنت پر استہزا کرنے سے کفر لازم آتا ہے خود حضور نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا۔

(ستة لعنتهم و لعنهم اللّٰه و كل نبى يجاب الزائد فى كتاب اللّٰه وقال فى اخره والتارك السنتى) (مشکوۃ شریف)

چھ شخصوں پر خدا اور تمام انبیاء علیھم السلام لعنت کرتے ہیں ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا ہو اور وہ جو میری سنت کو استحقاقاً چھوڑ دینے والا ہو۔ حضرت سیدنا امام اعظمؒ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد محترم حضرت امام زہری بن شہاب کی داڑھی مبارک بہت ہی مختصر تھی کہ چند لمبے لمبے بال تھے اور انکو وہ بہت خوبصورت لگتے تھے اور وہ انہیں قائم رکھے ہوئے تھے۔ بالغ ہوتے ہی داڑھی اسوقت سے واجب ہو جاتی ہے جب سے نکلنا شروع ہو جائے رکھ لی جائے بعض حضرات اس لیے داڑھی منڈوا

بنے ہیں تا کہ داڑھی پھر جلدی بڑھنا شروع ہو جائے یا بعضوں کی پوری نہیں ہوتی ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ یہ حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور اس طرح کرنے سے سخت گناہ ہوتا ہے۔

قدیم زمانے میں عام طور پر تقریباً سارے ہی لوگ داڑھی رکھتے تھے کوئی ایسا نہیں تھا جو کہ سنت مبارکہ کو چہرے پہ نہ سجاتا ہو اور سنت مبارکہ پر تمسخر بھی نہیں کرتے تھے بلکہ جس چہرے پہ سنت ہوتی تھی لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اسکی عزت کی جاتی تھی اس کا احترام کیا جاتا تھا۔ لیکن آج اس کے برعکس ہے جو چہرے پہ داڑھی مبارکہ کو سجا لے لوگ اسے طعنے دیتے ہیں اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور آج کل ایک اور لہر دوڑ گئی ہے کہ اگر کوئی داڑھی چہرے پہ سجا لے تو لوگ اسے دہشت گرد کہتے ہیں مجھے ایک ملنے والے نے بتایا کہ ایک دفعہ گورنر صاحب ملتان آئے تو ایم ڈی اے کے جتنے ملازم تھے تو سب کو حکم ہوا کہ تمام ملازمین گاڑی میں سوار ہو کر گورنر صاحب کے استقبال کیلئے ائیر پورٹ پہنچیں تمام ملازمین پہنچ گئے ان میں ایک داڑھی والا بھی ملازم تھا تو اسکو پولیس والوں نے پیچھے بھیج دیا کہ یہاں داڑھی والوں کا کوئی کام نہیں اب ذرا غور فرمائیں کہ جس آدمی نے چہرے پہ سنت رسول کو سجایا ہے اسکی اس دور میں یہ عزت رہ گئی ہے۔

آج اکثریت داڑھی مونڈوں کی ہے کوئی کوئی کم وبیش داڑھی والا نظر آئیگا زیادہ تر داڑھی مونڈے نظر آئیں گے۔ یہ دین سے دوری نہیں تو اور کیا ہے جب سے ہم دین اسلام سے دور ہوئے تو ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی آگئی اور ہم دور سے دور ہوتے چلے گئے اور ہم نے انگریزوں کا طریقہ اپنالیا حضور کا ارشاد مبارک ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ وہ داڑھیاں کٹوائیں گے اور وہ بڑے بدنصیب ہوں گے اور ان کیلئے دین میں کوئی حصہ نہیں اور ان کیلئے دین میں کوئی حصہ نہیں اور ان کیلئے آخرت میں بھی کوئی حصہ نہیں۔

حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(احفو الشوارب واحفوا اللحی ولا تشبھوبا لیھود (ابن عدی)

مونچھیں خوب پست کراؤ اور داڑھی بڑھاؤ اور یہودیوں کی سی اپنی صورت مت بناؤ (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں)۔

(ذکر رسول اللہ ﷺ المجوس قال انھم یو خرون سبالھم و یحلقون لحاھم فخالفوھم)

رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں منڈاتے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ داڑھی

منڈانے سے باز آئیں اوراس موزی اور بری بیماری کو چھوڑیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور پھر سے حضور کی اس سنت کو زندہ کریں اور مشرکین کی عادات اور اطوار سے باز آئیں کیونکہ یہ کفار اور مشرکین کا طریقہ ہے مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔داڑھی مردوں کیلئے باعث زینت ہے اور منڈانے سے بری صورت معلوم ہوتی ہے۔حضور کاارشاد مبارک ایک موقعہ پر آپ نے ارشادفرمایا:۔

(امرنی ربی باعضاء لیحتی و قص شوار بی) (طبقات ابن سعد)

میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی کو بڑھاؤں اور مونچھوں کو کٹاؤں داڑھی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو شخص نماز جماعت وغیرہ دیگر احکام شریعہ کا پابند ہواور ناجائز امور سے پرہیز رکھتا ہو لیکن بااین ہمہ داڑھی منڈاتا ہوتو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اس کی شہادت مردوداور خودوہ فاسق ملعون حد یہ ہے کہ اگر داڑھی منڈا کسی دوسرے منڈے کے پیچھے نماز پڑھ لےتو اسکی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یعنی اسے دہرانالازم ہےاور یہ نماز دہرانا اس لیے نہیں کہ وہ دڑھی منڈا ہے بلکہ اس لیے ہے کہ اس نے ایک فاسق داڑھی منڈے کے پیچھے نماز پڑھی ہے بلکہ داڑھی منڈانے کا حکم اتنا سخت ہے کہ اگر داڑھی منڈا تنہا نماز ادا کرے

تب بھی اس کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ (من اذنی فقداذی اللہ تعالیٰ) جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی جب غیر مسلموں کے داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے سے حضور اقدس ﷺ کو تکلیف پہنچی تو جو لوگ امتی کہلاتے ہیں ان کے اس ناپاک فعل سے حضور سید عالم ﷺ کو کتنی تکلیف ہوگی۔ حضرت ابن عمرؓ کا قول ہے کہ جو کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور اسی پر مرجائے تو ان ہی کے ساتھ حشر ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

(لَایَزِنِ الذَّانِیْ حِینهَ یَزْنِ وَھُوَ مُؤمِنٌ) (الحدیث)

یعنی زنا کار جب زنا کرتا ہے تو وہ اسوقت مومن نہیں ہوتا اس حدیث مبارکہ کا مقصد یہ ہے کہ زنا کے وقت ایمان کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے لیکن زنا کے بعد وہ نور ایمان پھر مسلمان کے پاس آجاتا ہے۔ مگر قطعہ لحیہ داڑھی کٹانا ایسا گناہ ہے جو کہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ حارث ابن ابی اسامہ نے یحی ابن کثیر سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ ایک عجمی (کافر) مسجد میں آیا جس نے داڑھی منڈوا رکھی تھی۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ داڑھی کو

بڑھاؤں اور مونچھوں کو کٹاؤں ایک دوسری روایت میں زید بن حبیب سے
نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے داڑھی منڈائے ہوئے دو شخصوں کی
طرف جو بادشاہ کسریٰ کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے ان کی طرف نگاہ
فرمانا بھی گوارہ نہیں نہیں کیا اور فرمایا تمہیں ہلاکت ہو یہ حلیہ بنانے کو تمہیں
کس نے کہا انہوں نے کہا کہ ہمارے رب نے (بادشاہ کسریٰ) نے حکم دیا
ہے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لیکن مجھے میرے رب نے داڑھی کے
بڑھانے اور مونچھوں کے کٹوانے کا حکم دیا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔(لعن اللہ المشبھین من
الرجال با النساء و المشبھات من النساء باالرجال)

اللہ نے لعنت بھیجی ہے عورتوں سے تشبہ کرنے والے مردوں پر اور مردوں
سے تشبہ کرنے والی عورتوں پر داڑھی پست کرانا بغیر خلق اللہ میں داخل ہے قطع
نظر تشبہ کے یہ داڑھی پست کرانے کا فعل بغیر خلق اللہ اور خدا کے دیئے ہوئے
حسن و جمال کی تخریب بھی ہے جس نے مردوں کو مردانہ حسن اور عورتوں کو
زنانہ حسن و جمال دے کر بطور منت بھی فرمایا ہے کہ:۔

(وَصَوَّرَكُم فَأَحْسَنَ صُوَرَكُم)

اس نے تمہیں صورت دی اور تمہاری صورتوں کو حسین تر بنایا ہے۔

اب تمہاری مرضی اس حسن کو برقرار رکھو یا اسکو بگاڑ دو یہ حقیقی حسن صرف اور صرف حضورؐ کی شریعت مطہرہ پر عمل کر کے ہی صحیح رہ سکتا ہے داڑھی منڈا کے نہیں کیونکہ داڑھی منڈانے میں قباحت ہے اور حضورؐ کی شریعت میں خوبصورتی ہے حضورؐ کی سنت سے محبت کرو پھر دیکھو تمہاری زندگی میں سکون ہوتا ہے یا نہیں سکون اسی میں ہے کہ ہم ہر وقت اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کو اپنائیں اور اپنی زندگی کا شعار بنالیں پھر انشاءاللہ بہت کچھ ہمیں مل جائے گا جو ہم چاہتے ہیں جب سے ہم شریعت سے دور ہوئے ہمیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

حضورﷺ کا ارشاد گرامی ہے (من تشبھہ بقوم فھو منھم) اور اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے حدیث مبارکہ کے اس جملے پر اکثر نوجوانوں کو غصہ آجاتا ہے اور وہ طرح طرح کی باتیں کرنے لگتے ہیں اور فرمایا۔(فرق مابین و بین المشرکین العما مۃ علی القلانس أو کماقال) ترجمہ ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے)

حضور نے اپنے جان نثاروں کیلئے خاص لباس کو متعین فرمادیا ہمیں اسی پر عمل پیرا ہونا چاہیے اسی طرح بہت سے احکام جو کہ اسلام میں پائے جاتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہودی نصاریٰ سے مجوسیوں سے

مشروں سے امتیاز اور علیحدگی کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں اسلام کے احکام میں سے مونچھوں کا کٹانا اور داڑھی کا بڑھانا ہے بہت سے روایتیں ایسی ملتی ہین جن سے یہ پتہ چلتا ہے اس زمانے میں مشرکین اور مجوسی داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے جیسا کہ آج ہندو قوم کر رہی ہے۔

مقدار قبضہ کا ثبوت حدیث نبوی سے

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ، مونچھوں کو کم کرو۔ (بخاری شریف)

وظائف النبی میں کہا گیا ہے کہ حضور کی ریش مبارک (کے بال اسی طرح) طبعاً چار انگل تھی۔ داڑھی بڑھانے کے بارے میں اور اس کی حد کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ مسلک حنفی میں چار انگل ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اس سے کم نہ ہو لیکن ایک روایت میں تو یہ بھی۔ ہے کہ اس سے زائد بالوں کو کاٹنا واجب ہے۔

علمائے کرام نے فرمایا کہ اگر مشائخ اس سے زیادہ بڑھائیں تو بھی درست ہے لیکن اتنی لمبی نہ ہو کہ جس سے داڑھی کی توہین ہوتی ہو۔ صحیح البخاری میں کتاب اللباس کے آخر میں مذکور ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر اس سے زائد بال قطع کرا دیا کرتے تھے۔

كان ابن عمر اذا حج او عتمر قبض علىٰ لحيته فما فضل اخذه
(بخاری شریف، صفحہ ۸۷۵)

ترجمہ: حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے لیتے اور جو اس سے زائد بال ہوتے انہیں قطع کر دیتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اسلام کی فطرت سے ہے کہ مونچھوں کو کٹوانا ہے اور داڑھی کا بڑھانا ہے لہٰذا تم انکی مخالفت کرو مونچھوں کو کٹوایا کرو داڑھی کو بڑھایا کرو۔ دیو بندیوں کا مولوی حضرت مدنی رسالہ داڑھی کے فلسفہ میں تحریر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ داڑھی کے طول وعرض میں سے کترو ا دیتے تھے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس حد کو معلوم کرنا ضروری سمجھا جائے چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جناب رسول اللہ اور آپکے اقوال وافعال کا مشاہدہ کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کے عمل کو اس بارے میں امام بخاری نے ترازو بنایا ہے اور حضرت عبداللہ ابن عمر جو کہ جناب رسول اللہ کے بڑے فدائی ہیں اور آپکی سنتوں کی پیروی میں نہایت ہی زیادہ پیش پیش رہنے والے ہیں ان کے عمل کو بطور معیار پیش کیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ کا طول وعرض میں داڑھی کا کترنا اسی مقدار اور کیفیت سے ہوتا تھا علاوہ ازیں ابن عمر کے حضرت عمر

،حضرت ابو ہریرہؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر شرح بخاری میں طبری سے نقل کرتے ہیں۔ایک جماعت کہتی ہے کہ داڑھی جب ایک مشت سے زائد ہو جائے تو زائد کو کتر دیا جائے پھر طبری نے اپنی سند سے ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے ساتھ ایسا کیا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔اسی عمل اور طریق کو فقہ حنفی اور شوافع وغیرہ نے کتب فقہ وغیرہ میں ذکر فرمایا ہے۔

عن جابرؓ قال کنا نعفی السبال الا فی حجة او عمرة (ابوداؤد)

ترجمہ: ہم لوگ داڑھی کے اگلے اور لٹکے ہوئے حصے کو بڑھا ہوا رکھتے تھے مگر حج اور عمرہ میں کتروا دیا کرتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں حافظ ابن حجر شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

واخرج ابو دائود من حدیث جابرؓ بسند حسن قال کنانعفی السبال الا فی حج او عمرة وقوله نعفی بضم اوله و تشدید الفاء ای الفراد هذا یوید مانقل عن ابن عمرؓ السبال بکثرة المهملة و تخفیف الموء حدة جمع سبلة بفتحین وهی ماقال من شعر الاحیة فاناجابر الیٰ انهم یقصرون منهافی النسک (ابوداؤد)

یہ حدیث مبارکہ صاف بتلا رہی ہے کہ عام صحابہ کرام تمام سال میں داڑھی کا اگلا اور لانبا حصہ کترواتے تھے۔ ہاں جب حج اور عمرہ کرتے تھے تو ایک مشت سے زائد حصے کو کتروا دیتے تھے، نیز جناب رسول اللہ کی داڑھی مبارکہ کم از کم ایک مشت یا اس سے زائد اتنی ثابت ہے۔ جس میں تخلیل یعنی (خلال) فرماتے تھے کنگھی سے درست فرمایا کرتے تھے وہ اتنی بڑی گنجان تھی کہ اس نے سینہ مبارک کے طول و عرض کو بھر لیا تھا۔ حضرت عمرؓو بن یاسر حضرت عبدؓ اللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ، حضرت ابو ہریرہؓ سے صراحتاً یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک مشت یا اس سے تھوڑی سی زائد رکھتے تھے۔ تمام دوسرے صحابہ کا یہی عمل ہونا حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ داڑھی لمبی رکھتے تھے۔ بجز حج اور عمرہ کترواتے نہیں تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو داڑھی بلا تجدید رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور اس عمل کو بلا تجدید مسلمانوں کیلئے مابہ التمیز قرار دیا ہے۔

دیو بندیوں کے مولوی قاری طیب نے اپنے رسالہ ''داڑھی کی شرعی حیثیت'' میں اس مضمون کو واضح طور پر تحریر کیا ہے اور مقدار و قبضہ کو قرآن پاک احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ سے ثابت فرمایا ہے اسی میں تحریر کرتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے حضرت ہارونؑ کی داڑھی پکڑی تو وہ ایک مٹھی ۔ گی

جبھی تو پکڑی تھی ورنہ خشخشی کیسے پکڑی جاتی۔

تمام فقہاء امت اس بات پر متفق ہیں کہ داڑھی کا مقدار قبضہ سے کم کرنا جائز نہیں اور یہ اجماع خود ایک مستقل دلیل ہے اس کے وجوب میں حضرت امام محمد نے اپنی کتاب (الثار صفحہ 151، مطبوعہ انوار محمدیہ لکھنوء) میں تحریر فرمایا ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفه عن الهیثم عن ابن عمرؓ انه کان یقبض علیٰ لحیة ثم یقص ماتحت القبضة قال محمد و بہ ناخذو هوقول ابو حنیفه

حضرت امام محمد فرماتے ہیں ہم سے روایت کی امام ابوحنیفہ نے مشعم سے وہ ابن عمر سے وہ یعنی ابن عمر اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر مٹھی بھر سے زائد کو یعنی جو مٹھی میں سے باقی لٹکتی اس کو کتر دیتے تھے۔امام محمد نے فرمایا ہم اس کو اختیار کئے ہوئے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے (اوجز المسالک صفحہ نمبر ۶۰۵/۳) میں لکھا ہے کہ امام مالک نے بھی اسی کو پسند کیا ہے اور اسی قول پر فتویٰ دیا ہے۔

اس مذکورہ بالا قول سے ایک سابق پیغمبر کی داڑھی کم از کم مقدار قبضہ کا ثبوت ضرور مل جاتا ہے اور جبکہ باقی انبیاء علیہ السلام سنن فطرۃ میں ایک دوسرے کی اقتداء فرماتے آئے ہیں۔

جیسا کی متعدد آیات قرآنی اور بالخصوص آیت کریمہ (فبھداھم اقتدہ) اے رسول انبیاء سابقین کی اقتداء کرو اس کے عمومی اصول سے واضح ہو چکا

ہے اس لئے قول اور فعل دونوں اسے قبول کرتے ہیں کہ کسی پیغمبر کی داڑھی مقدار قُبضہ سے کم نہ ہو۔ پس جیسا کہ داڑھی بڑھانا سارے پیغمبروں کی متفقہ سنت ہے اور فطرت بھی ہے۔ جو متعدد احادیث سے ثابت ہوئی ہیں ۔ایسے ہی اس کا کم سے کم مقدار قُبضہ ہونا اسی آیت پیغمبر سے سنت نکلتا ہے اور اگر صرف ہارون علیہ السلام ہی کا مقدار قُبضہ سے وجوب ثابت ہے جیسا کہ الفاظ قرآن اس بارے میں واضح ہیں تب بھی تو اس کا انکار نہیں ہوسکتا کہ اسلام سے پہلے دائرہ اسلام دائرہ نبوت میں داڑھی کی مقدار کم سے کم قُبضہ (مٹھی بھر) ضرور تھی۔ جس مقدار سے قُبضہ کا انبیائے سابقین کی سنت سے ثبوت مل جاتا ہے اور اسی تقاضے کے مطابق جبکہ انبیائے سابقین کی سنتوں کی اقتداء فرماتے تھے اور اس لئے مامور بھی تھے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارکہ مقدار قُبضہ سے کم ہو جو کہ اس اقتداء کا تقاضا ہے۔ پس اس آیت سے حضرت محمد ﷺ کی داڑھی مبارکہ کی مقدار قُبضہ کا کم از کم یکمشت ہونا ثابت ہے۔ بہر حال جہاں تک قرآنی عبارت و دلالت کا تعلق ہے داڑھی کے ساتھ ساتھ اس کی ایسی مقدار ضرور ثابت ہو جاتی ہے جو کہ مٹھی بھر میں آسکے اور یہی مقدار قُبضہ ہے۔

پھر اگر داڑھی کی حد بندی کے سلسلے میں اگر اسی مقدار قُبضہ کو ایک مقدار خاص

کی حیثیت دے دی جائے جس سے زائد رکھا جانا ضروری نہ ہو تو اس کیلئے طول وعرض میں قطع وبرید کا ثبوت بھی شرعی روایات میں موجود ہے چنانچہ حضرت عمرو بن شعیب روایت فرماتے ہیں۔

ان النبی ﷺ کان یا خذمن لحیته طولها وعرضها (ترمذی)

ترجمہ: (بلاشبہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی طول وعرض دونوں میں سے کچھ حصہ تراش دیا کرتے تھے)۔

حضور کے قول کو قال کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے جس سے روایت کی انتہا تو بہر حال صحابی کے ہی قول پر ہو سکتا ہے اس میں آپ کے قول کے ذکر کے کوئی معنی نہیں ورنہ وہ فعل نہ رہے قول ہو جائے اس لئے کسی فعل حدیث کے مرفوع ہونے کی شان ہے اس لئے اس سے انکار کی گنجائش نہیں رہتی کہ حدیث نبوی سے آپ کی ریش مبارک کم از کم مقدار قُبضہ ہونے کا ثبوت ہو گیا۔اس فعل کی تائید فعل صحابہ سے ہوتی ہے جس کے ضمن میں مقدار قُبضہ کا سنت صحابہ سے ہونا بھی ثابت ہو جاتا ہے جو خود بھی بجائے خود ایک مستقل دلیل اور مضبوط ثبوت ہے کیونکہ نبی کریم کی عملی سنتوں کی تشخیص سب سے زیادہ حضرات صحابہ ہی کے عمل سے ہو سکتی ہے جیسا کہ خود انہی کے اقوال پر ان سنتوں کا ثبوت بھی موقوف ہے اور وہی ان سے ہم تک پہنچانے کے اصل

مدار ہیں ان صحابہ میں سب سے زیادہ سنن نبوی کے گرویدہ اور فنافی الا تباع حضرت عبداللہ ابن عمرؓ ہیں جن کی غالب نشان ہی اتباع سنت ہے۔

جیسا کہ حدیث مبارکہ حضرت عمر والی گزر چکی ہے پچھلے صفحات میں کیونکہ سنن صحابہ کی اقتداء کا حکم خود حدیث نبوی میں دیا گیا ہے۔

اسی واسطہ حضور کی اقتداء ہوگی ورنہ آپ ان کی اقتداء کا حکم دے کر معاذ اللہ اپنی سنت و شریعت کے متوازی کوئی دوسری شریعت قائم نہیں فرمارہے تھے پس صحابہ کی سنت درحقیت سنت نبوی ہے۔

(اصحابی کا لنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم)

ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کا بھی اقتداء کرلو گے ہدایت پاؤ گے۔ بہرحال مقدار قبضہ کا مسئلہ سنت نبوی سے ثابت ہو یا صحابہ سے ہمارے لئے یہی راہ ہدایت ہے۔

پس داڑھی کی مقدار جو انبیاء سابقین سے بذریعہ کتاب اللہ ہوئیں وہی نبی کریم ﷺ کی سنت سے بھی ثابت ہوئی ہیں اور وہی سنت صحابہ سے بھی نمایاں ہوئی ہے اس مقدار سے داڑھی کا کم ہونا کسی ایک سے بھی ثابت نہیں ہوتا تو یہ سب امور اس خاص (یکمشت) کے ثابت شدہ ہونے کے پختہ دلائل ہیں جن سے مقدار قبضہ کا قطعی ثبوت ہوجاتا ہے۔

داڑھی میں کنگھی سے متعلقہ مسائل

(قال علیہ السلام من امتشط قائماً رکبه الدّیْنُ) جس نے کھڑے ہوکر کنگھا کیا وہ مقروض ہو جاتا ہے۔

(وفی بعض الروایات من امر علی خاجبیه المشط عوفی من الوباء وروی ان رسول اللّٰہ صلی علیه وسلم کان یسرح لحیته فی کل یوم مرتین) بعض روایات میں ہے جس نے اپنے ابرو کا کنگھا پھیرا وہ وباء سے محفوظ رہا اور مروی ہے کہ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ دو مرتبہ اپنی داڑھی میں کنگھا کرتے تھے۔

کنگھا کرنا سنت انبیاء ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کنگھا کرنا سنت انبیاء علیہم السلام ہے جو شخص رات کو ایک بار داڑھی میں کنگھا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فقر و فاقہ سے محفوظ رکھتا ہے اور اسکے داڑھی کے ہر بال کے عوض ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا اجر عطا کرتا ہے اور ہزار گناہ مٹا دیتا ہے۔ حاصل کلام: داڑھی میں کنگھا کرنے کا اتنا ثواب ہے اگر لوگوں کو اس کا علم ہو جائے۔ تو ہوسکتا ہے کہ دوسری عبادات سے ہاتھ ہی اٹھالیں۔ (ہدایت الابرار 1817ء)

صبح وشام کنگھا کرنے کی فضیلت

حضرت امام جلال الدین سیوطی رقمطراز ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

(قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرج رؤسہ ولحیة کل لیلة عوفی من انواع البلا وزید فی عمرہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر رات اپنے سر اور داڑھی میں کنگھا کیا وہ مختلف قسم کی وباؤں سے محفوظ ہو گیا اور اس کی عمر دراز ہو جائے گی۔

نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔

(عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علیکم بالمشط فانہ یذھب الفقر ومن سرح لحیتہ حتی یصبح کان لہ امانالان اللحیة زین الرجال وزین الوجہ)

آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ کنگھا کیا کرو کہ یہ فقر (غربت) دور کرتا ہے اور جس نے صبح کے وقت کنگھا کیا وہ شام تک امن میں رہا کیونکہ داڑھی مرد کی زینت اور چہرے کا حسن ہے۔

پانی کے بغیر داڑھی میں کنگھی کرنا اچھا عمل نہیں

حضرت وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔(من سرج لحیته بلاماء زاد همه اوبماء نقص همه)

جس نے پانی کے بغیر داڑھی میں کنگھی کی تو اس کے غم میں اضافہ ہوگا۔

پانی کے ساتھ کنگھی (تر داڑھی میں) کی تواس کے غم میں کمی ہوگی۔

روزانہ داڑھی میں کنگھی کرنے کی فضیلت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے میں ہر دن علیحدہ علیحدہ فضیلت فرمائی۔ چنانچہ وہب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔

اتوار کے روز کنگھی کرنے کی فضیلت

(من سرجها یوم الاحدزاده الله نشاطاً)

جس نے اتوار کو داڑھی میں کنگھی کی تو اللہ تعالےٰ اس کی خوشی میں اضافہ کرتا ہے

پیر کے روز کنگھی کرنے کی فضیلت

(اوالا ثنین قضیٰ حاجته)

پیر کے دن کنگھی کرنے سے اسکی حاجات پوری ہوتی ہیں۔

منگل کے روز کنگھی کرنے کی فضیلت

(اوالثلاثاء زاده الله رخاء)

منگل کو کنگھی کرنے سے سہولت وآسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

بدھ کے روز کنگھی کرنے کی فضیلت

(أو الاربعاء زاده اللّٰه نعمة)

بدھ کے روز داڑھی میں کنگھی کرنے سے اللہ تعالیٰ اس پر انعام زیادہ کرتا ہے

جمعرات کے دن میں کرنے کی فضیلت

(أو الخميس زاده الله فى حسناته)

جمعرات کے روز داڑھی میں کنگھی کرنے سے اللہ تعالیٰ اسکی نیکیوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

جمعہ کے روز کنگھا کرنے کی فضیلت

(او الجمعة زاده اللّٰه سروراً)

بروز جمعہ داڑھی میں کنگھا کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی خوشی میں اضافہ فرماتا ہے

ہفتہ کے دن کنگھا کرنے کی فضیلت

(او السبت لهر اللّٰه تعالىٰ قلبه من المنكرات)

ہفتہ کے روز داڑھی میں کنگھا کرنے سے منکرات سے محفوظ رہتا ہے۔

کھڑے ہو کر کنگھا کرنے سے مقروض ہو جاتا ہے

(من سرجها قائما ركبه الدين او قاعده ذهب عنه الدين باذن اللّٰه) جو شخص کھڑے ہو کر داڑھی میں کنگھا کرے وہ مقروض ہو جاتا ہے اور جو بیٹھ

کر کنگھا کرے وہ قرضے سے خلاصی پا جاتا ہے۔

(الحاوی للفتاویٰ صفحہ نمبر 39,38)

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین

بندہ عاجز

حافظ حسن محمود (محمدی سیفی)

فاضل جامعہ اسلامیہ خیر المعاد

قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

Designed by:
Tayyab Graphics 0321-4761150

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور
0321-8401546
042-36686205